مدینۃ المسیح

قادیان ۱۳ ماہ تبلیغ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق آج ۷ بجے شام کی اطلاع مظہر ہے کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ آج بعد نماز مغرب تا عشاء حضور مجلس میں رونق افروز ہو کر حقائق و معارف بیان فرماتے رہے

آج بعد نماز عصر تعلیمی اداروں کیطرف سے جناب مولوی نذیر احمد صاحب مبشر مجاہد افریقہ کے اعزاز میں دعوت چائے دی گئی۔ جس میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے بھی شمولیت فرمائی۔ جناب مولوی صاحب کی خدمت میں ایڈریس پیش کیا گیا۔ جس کے جواب میں آپ نے تقریر فرمائی۔ بالآخر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مختصر تقریر کی۔ اور دعا فرمائی۔

کل اور آج تعلیم الاسلام کالج کے سالانہ ورزشی مقابلے ہوئے۔

جلد ۳۵ | ۱۴ ماہ تبلیغ ۱۳۲۶ ہش | ۲۱ ربیع الاول ۱۳۶۶ھ | ۱۴ فروری ۱۹۴۷ء | نمبر ۳۸

کیا حضرت رام چندر جی کو نبی نہیں کہہ سکتے

معاصر "زمزم" لاہور نے لکھا تھا کہ رام خدا تعالےٰ کا صفاتی نام ہے۔ اور چونکہ خدا تعالےٰ کے ارشاد کے مطابق ولله الاسماء الحسنیٰ۔ سب اچھے نام اللہ ہی کے لئے ہیں۔ خدا اور رام ایک ہی ہستی کے دو نام ہیں۔ ہم نے اس پر لکھا تھا۔ کہ رام اللہ تعالےٰ کا صفاتی نام نہیں ہے۔ بلکہ رام ایک انسان کا نام ہے۔ جو پچھلے زمانے میں ہندوستان میں پیدا ہوا۔ جس کو ہم خدا کا ولی یا خدا کا رسول تو کہہ سکتے ہیں۔ مگر خدا نہیں کہہ سکتے۔ اس پر معاصر مذکور نے ملاپ اور پرتاپ سے استفسار کیا ہے۔ کہ وہ یا کوئی اور سنسکرت کا عالم بتائے کہ آیا رام چندر جی سے پہلے رام کا لفظ خدا کے لئے استعمال ہوتا تھا یا نہیں اور کہ الفضل ثابت کرے کہ وہ خدا کے ولی یا نبی تھے

اب معاصر "کوثر" نے بھی وہی غلط بات کہی ہے۔ چنانچہ ۱۳ فروری کی اشاعت میں "رام دھن اور مسلمان" کے عنوان کے نیچے یہ الفاظ ہیں "رام اور خدا میں کوئی فرق نہیں۔ پروردگار عالم ہی کے یہ دو نام ہیں۔ ایک فارسی میں دوسرا سنسکرت میں لیکن راجہ رام چندر جی کے ساتھ لفظ رام خاص ہو گیا ہے"۔

معلوم نہیں معاصر "کوثر" نے کن حقائق کی بنا پر کہا ہے۔ کہ رام پہلے ہی خدا کا نام تھا۔ مگر بعد میں رام چندر جی کے ساتھ خاص ہو گیا ہے۔ (دوسری جگہ الفضل میں ایک مضمون اس موضوع پر درج کیا گیا ہے۔) ہم نے وضاحت کر دی تھی۔ کہ جس طرح یسوع مسیح علیہ السلام ایک انسان تھے۔ مگر بعد میں عیسائیوں نے اس کو خدا بنا لیا۔ اسی طرح رام بھی ایک انسان تھے۔ ہندوؤں نے بعد میں خدا بنا لیا ہے۔ ہندوؤں نے نہ صرف رام ہی کو خدا بنایا۔ بلکہ کرشن جی اور کئی اور ایسی ہی ہستیوں کو خدا بنا رکھا ہے۔ ان کے اعتقاد کے مطابق خدا انسان میں حلول کر سکتا ہے۔

رہی یہ بات کہ آیا رام خدا کا ولی یا نبی کہلا سکتا ہے یا نہیں۔ اگر یہ ثابت ہو۔ کہ وہ نہایت متقی اور خدا رسیدہ انسان تھا۔ اور اس نے خدا تعالےٰ کا پیغام پا کر دنیا میں اسی طرح کی اصلاحات کی تھیں جس طرح ایک خدا کا رسول کرتا ہے۔ تو اس کو خدا کا رسول ماننے میں کوئی حرج نہیں۔ بے شک اللہ تعالےٰ نے قرآن کریم میں ہم کو نہیں بتایا کہ کوئی نبی رام نام کا ہوا۔ مگر قرآن میں صرف چند نبیوں کا ذکر ہے۔ ان کے علاوہ بھی نبی ہوئے ہیں۔ جن کا ذکر نہیں۔ بقول "زمزم" اللہ تعالےٰ نے یہ بھی فرمایا ہے کہ ان من امة الا خلا فیھا نذیر۔ یعنی ہم نے ہر امت میں نبی بھیجے ہیں۔ اس لئے امکان ہے کہ رام چندر جی بھی خدا کے فرستادہ ہوں۔

اگر اللہ تعالےٰ کے حکم کے پیش نظر پہلے نبیوں پر بھی ایمان لانا اسی طرح ضروری ہے۔ جس طرح اللہ تعالےٰ اس کے فرشتوں اور کتابوں پر۔ تو اگر حضرت رام جیسی صفات والے انسان کو بھی خدا کا رسول مان لیا جائے۔ تو اس میں کیا حرج ہے۔ خدا تعالےٰ یہ تو کہیں نہیں فرماتا۔ کہ جن نبیوں کا ذکر قرآن کریم میں نہیں۔ اس کو نبی نہ مانو۔ محض اس لئے کہ ہندوؤں نے حضرت رام کیطرف بہت سی مشرکانہ باتیں منسوب کر رکھی ہیں ان کو نبی تسلیم نہ کرنا کسی طرح صحیح نہیں جس کی ذات میں ایسی خوبیاں تھیں۔ کہ لوگوں کو ان پر خدا ہونے کا دھوکہ ہوا خدا کا نبی تسلیم کر لینے سے اسلامی اصول میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ بلکہ خدا تعالےٰ کی اس بات کی تائید ہوتی ہے۔ کہ دنیا میں اور بھی نبی ہوئے ہیں۔ جس کا قرآن کریم میں ذکر نہیں۔ دوسرا فائدہ حضرت رام کو نبی ماننے میں یہ بھی ہے کہ ہندو جو اسکو خدا بنا کر شرک کے مرتکب ہو رہے ہیں۔ ان کی ذہنیت کی بھی اس طرح اصلاح کا امکان ہے۔ اور ان کا اعتقاد جو حد اعتدال سے باہر ہو گیا ہے۔ حد اعتدال کے اندر آ جانے کی امید کی جا سکتی ہے۔ کیونکہ اس طرح حضرت رام کی عزت و توقیر میں تو کوئی نقص واقع نہیں ہوتا۔ ہاں انکے متعلق جو شرک کیا جاتا ہے وہ ہٹایا جا سکتا ہے۔ اور دنیا میں ان کی صحیح پوزیشن قائم کی جا سکتی ہے۔ ایک بہت بڑا فائدہ اس اصلاح سے یہ بھی ہے۔ کہ ہندو اور مسلمان ایک دوسرے سے قریب تر ہو جائیں گے کیونکہ جب دونوں آپکی نبوت پر متفق ہو جائیں گے تو یہ ایک اتحاد کا ذریعہ بن جائے گا۔ خیال تو فرمائیے کہ ایک ایسی خوبیوں والا انسان جس کو لوگوں نے اس کے کمال اتقا اور روحانی کی وجہ سے اتنا اونچا سمجھا۔ کہ اسکو خدا کا لقب دے دیا۔ وہ کوئی معمولی حیثیت کا انسان نہیں ہو سکتا۔ کبھی ایسا نہیں ہوا۔ کہ محض ایک معمولی درجے کے انسان کو لوگوں نے اس طرح از خود خدا کے درجہ تک پہنچا دیا ہو کہ قرنہا قرن گزرنے کے بعد بھی ان کی عقیدت میں فرق نہ آئے۔ نمرود فرعون وغیرہ خدا کہلانے والے لوگوں کی مثال سے پتہ چلتا ہے۔ کہ جو لوگ طاقت اور اقتدار کے نشہ سے بے خود ہو کر خود خدائی کا دعوے کر بیٹھتے ہیں۔ انکو لوگ کبھی دل سے خدا نہیں مانتے۔ لیکن جن انسانوں کو لوگ اپنی پوری عقیدت سے خدا سمجھ لیتے ہیں۔ وہ وہی ہو سکتے ہیں۔ جن کی ذات میں ایسے اعلےٰ اخلاق جمع ہو گئے ہوں کہ لوگ اپنی عقیدت میں انکے متعلق مبالغہ کر جاتے ہیں۔ صرف ایک نبی کے متعلق ہی عام انسانوں کو خدا ہونے کا دھوکا لگ سکتا ہے کیونکہ لوگ الہامی کلام کو جو دراصل خدا کا کلام ہوتا ہے اسکا اپنا کلام سمجھ لیتے ہیں۔ گفتہ او گفتہ اللہ بود
گرچہ از حلقوم عبد اللہ بود

ایڈیٹر: روشن دین تنویر
بھائی عبدالرحمن صاحب قادیانی پرنٹر ... نے ... پریس قادیان میں چھپایا اور قادیان سے شائع کیا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی مجلس علم و عرفان

مسلمانوں کو زیادہ سے زیادہ تعداد میں فوج میں شامل ہونا چاہیئے

قادیان ۱۲ ماہ تبلیغ۔ آج بعد نماز مغرب سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مجلس میں رونق افروز ہوئے۔ ابتداء میں بعض مہمانوں کو شرف مصافحہ بخشا۔ اس کے بعد اپنی ایک تازہ رؤیا بیان فرمائی۔ (یہ رؤیا جلد الفضل میں شائع ہو جائیگی انشاء اللہ) رؤیا کی تعبیر بتاتے ہوئے حضور نے بعض اہم امور بیان فرمائے۔ جن کا ملخص اپنے الفاظ میں درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

فوجوں کی بغاوت ہمیشہ عام لوٹ مار کا موجب ہوتی ہے

فرمایا۔ اس رویاء سے معلوم ہوتا ہے کہ ان ایام میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان جو جھگڑا شروع ہے۔ وہ شاید ہندوستان کی فوجوں میں بھی داخل ہو جائیگا۔ لیکن یہ ایک بڑی خطرناک بات ہوگی۔ انفرادی جھگڑوں میں خطرہ کم ہوتا ہے۔ لیکن اگر فوجوں میں بھی جھگڑا شروع ہو جائے۔ تو اس سے ملک کی حفاظت سخت خطرہ میں پڑ جاتی ہے۔ فوجوں کے پاس چونکہ ہر طرح کے ہتھیار ہوتے ہیں۔ اس لئے خواہ جھگڑے کی ابتدا سیاسی اختلافات کی بناء پر ہی ہو۔ پھر بھی بالآخر عام لوٹ مار شروع ہو جایا کرتی ہے۔ اور اس کی لپیٹ میں خود وہ لوگ بھی آجایا کرتے ہیں۔ جو ابتداء میں جھگڑے کو اپنی تائید میں سمجھتے ہیں۔ کسی مورخ کا قول ہے۔ کہ تاریخ ہمیشہ اپنے آپ کو دہراتی رہتی ہے۔ یعنی علم النفس کے اصول کے مطابق چونکہ انسانی حالات کیفیات اور جذبات ہر زمانہ میں یکساں ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے نتائج بھی ہمیشہ ایک جیسے ہی ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے۔ کہ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ انبیاء کے حالات میں ہمیشہ گہری مشابہت پائی جاتی ہے۔ اسی طرح ان کے مخالفین بھی جو حربے استعمال کرتے ہیں۔ اور جو اعتراض کرتے ہیں۔ وہ بھی ہمیشہ یکساں ہی رہتے ہیں۔ فوجوں کی بغاوت کے متعلق بھی ہمیں تاریخ سے یہی پتہ لگتا ہے۔ کہ ہمیشہ جب بھی بغاوت ہوئی ہے۔ شروع میں وہ سیاسی رنگ رکھتی ہے۔ لیکن بعد میں ضرور عام لوٹ مار شروع ہو جاتی ہے۔ جب فوجوں کا فوجوں سے مقابلہ ہو۔ تو وہ ایک دوسرے سے اس وجہ سے ڈرتی ہیں۔ کہ اگر ہم نے خلاف ہتھیار استعمال کیا۔ تو دوسری فوج بھی یہی ہتھیار ہمارے خلاف استعمال کریگی۔ لیکن جب فوج کا مقابلہ ایسے لوگوں سے ہو۔ جو نہتے ہوں۔ تو پھر وہ دلیری سے لوٹ مار کرتی ہے۔ اس کے علاوہ عام طور پر فوجیوں کے اخلاق کو خود بھی گرایا جاتا ہے۔ اور ان کے بہیمیت کے جذبات کو ابھارا جاتا ہے۔ تاکہ وہ زیادہ جوش سے لڑ سکیں۔ صرف نبیوں کی فوجیں ہی ایسی ہوتی ہیں۔ جن کے اخلاق کی ہر قسم کے حالات میں نگرانی کی جاتی ہے۔ ورنہ بالعموم شرابیں پلا کر اور بدمست کر کے فوجوں کے جذبات کو لوٹ مار کے لئے دانستہ طور پر اکسایا جاتا ہے۔ ایسی حالت میں اگر عام بغاوت شروع ہو جائے۔ تو وہ بہت ہی خطرناک ہوتی ہے۔ فوج کے لئے اپنے اور غیر کا امتیاز کرنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور وہ سب کو لوٹ مار کر نشانہ بنا لیتی ہے۔ اگر خدانخواستہ اس قسم کی بغاوت پیدا ہو گئی۔ تو جو لوگ آج فوجوں کو اکسا رہے ہیں۔ وہ بھی پچھتائیں گے۔ کیونکہ عام لوٹ مار میں پھر زید یا بکر کا کوئی امتیاز نہیں رہتا۔

فوج میں زیادہ سے زیادہ تعداد میں شامل ہونا چاہیئے

اس سلسلے میں میں ایک ضروری امر کی طرف بھی توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ہماری جماعت میں سے بہت سے لوگ فوج میں بھرتی ہوئے تھے۔ لیکن اب میں دیکھتا ہوں۔ کہ بوجہ اس کے کہ اس محکمہ کا انچارج ایک سکھ ہے۔ اور کانگرس برسراقتدار ہے۔ مسلمانوں میں کچھ بزدلی سی پیدا ہو رہی ہے۔ اور وہ فوج سے بھاگ رہے ہیں۔ میرے نزدیک یہ ایک خطرناک رو ہے۔ جس کا مقابلہ کرنا نہایت ضروری ہے۔ اس وقت جس قسم کے حالات پیش آرہے ہیں۔ ان میں تو ضروری ہے۔ کہ مسلمان پہلے سے بھی زیادہ تعداد میں فوج میں شامل ہونے کی کوشش کریں۔ یہ موقع تو اس قسم کا ہے۔ کہ چاہے ادنےٰ سے ادنےٰ نوکری بھی ملے۔ پھر بھی کسی نہ کسی طرح ضرور مسلمانوں کو فوج میں قدم جمانے چاہئیں۔ اگر ایک شخص اپنے آپ کو جس عہدے کے قابل سمجھتا ہے اگر اسے وہ نہیں دیا جاتا ہے۔ تو اسے پروا نہیں کرنی چاہیئے۔ اور ہر قسم کے حالات کا مقابلہ کرتے ہوئے بھی فوج میں شامل رہنا چاہیئے۔ یاد رکھو! عوام الناس کی کوئی طاقت نہیں ہوتی۔ ملک کی اصل طاقت تو فوج کے ہاتھ میں ہی ہوتی ہے۔ اگر مسلمان فوج سے علیحدہ ہو گئے۔ تو آہستہ آہستہ وہ بزدل ہو جائیں گے۔ بنگالی کسی زمانہ میں بہت بہادر سمجھے جاتے تھے۔ چنانچہ بنگال مغلوں کی چھاؤنی تھی۔ لیکن فوج میں نہ جانے کی وجہ سے آہستہ آہستہ ان میں بزدلی آگئی۔ چنانچہ اب بنگالی بزدل قوم سمجھی جاتی ہے۔ اسی طرح کشمیریوں کا حال ہے۔ محمود غزنوی کاٹھیاواڑ تک ملک کو فتح کرتا چلا گیا۔ لیکن کشمیر پر تین دفعہ حملہ کرنے کے باوجود اسے سر نہ کر سکا۔ لیکن یہی کشمیر کے باشندے فوج میں شامل نہ ہونے کی وجہ سے آج بزدل ہو گئے ہیں۔ دراصل اللہ تعالیٰ نے انسان کو پیدا ہی ایسے رنگ میں کیا ہے۔ کہ وہ ماحول کے مطابق اپنے آپ کو ڈھال لیتا ہے۔ اگر بہادری کی طرف مائل ہو۔ تو بہادر بن جاتا ہے۔ اگر بزدلی کی طرف جھکے۔ تو بزدل ہو جاتا ہے۔ مسلمانوں کو جس طرح بھی ہو۔ بزدلی سے بچنا چاہیئے۔ بجائے فوج سے استعفےٰ دینے کے اپنا سارا زور فوج میں رہنے پر لگا دینا چاہیئے۔ چاہے بظاہر ذلیل بھی ہونا پڑے۔ پھر بھی فوج سے استعفیٰ نہیں دینا چاہیئے۔ اور زیادہ سے زیادہ اپنا پاؤں جمانے کی اور فوج میں اپنے حق کو محفوظ کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ مسلمانوں میں بہادری کی روح

اطاعت امام کی ایک قابل تقلید مثال

ہم ذیل میں ایک خط درج کرتے ہیں۔ یہ ایک اچھی مثال ہے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی ہدایت ہے۔ کہ دیگر جماعتیں بھی اسکی تقلید کریں۔ اور ایسی رپورٹیں مرکز میں بھجوائیں۔ (ادارہ)

بحضور حضرت امیر المومنین المصلح الموعود خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز۔

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ حضور نے آخری تقریر سالانہ جلسہ ۱۹۴۶ء پر چار باتوں کے متعلق فرمایا تھا۔ کہ ہر جماعت میں یہ چار باتیں ضرور ہوں۔ اور ہر جماعت کے عہدہ دار مجھے ان کی اطلاع دیتے رہیں۔ اور اس حکم کی تعمیل میں پہلی رپورٹ ارسال ہے۔ حضور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ آپکے ہر ایک حکم کی تعمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

جماعت احمدیہ کریام کی تعداد کل ۵۰۴ افراد پر مشتمل ہے۔ جس میں سے ۱۵۱ مرد ہیں۔ ان میں سے ۳۳ افراد باہر ملازمت پر ہیں۔ اور ۱۱۸ گاؤں میں حاضر ہیں۔ ۱۳۹ عورتیں مع جوان لڑکیاں اور ۱۶۰ بچے ۸۸ لڑکے ۷۲ لڑکیاں۔ جن میں ۲۴ لڑکے تعلیم پا رہے ہیں۔ اور ۶۴ لڑکے ابھی بچے ہیں۔ اور کچھ ان میں تعلیم حاصل نہیں کر رہے۔ مردوں میں سے ۹۴ پڑھے ہوئے ہیں۔ اور باقی ۵۷ میں ۷ بالکل ان پڑھ اور ۵۰ نے نوشت خواند کی اسناد حاصل کی ہوئی ہیں۔ یہ جماعت زمیندار ہے۔ تمام افراد زمینداری کرتے ہیں۔ اول نماز باجماعت۔ دو جگہ نماز باجماعت ہوتی ہے۔ ایک مسجد میں اور ایک دیوان خانہ چودھری گل محمد نمبردار میں۔ مسجد میں ۵۴ کے قریب باجماعت نماز پڑھتے ہیں۔ اور دیوان خانہ میں ۲۳ کے قریب پڑھتے ہیں۔ اور باقی پچاس کے قریب پانچوں نمازوں میں سے کوئی نہ کوئی نماز ضرور مسجد میں یا دیوان خانہ میں جماعت کے ساتھ پڑھتے ہیں۔ اس سے قبل یہ حالت نہیں تھی۔ بلکہ تھوڑے آدمی نمازی تھے۔ اب جلسہ کے بعد یہ تبدیلی پیدا ہوئی ہے۔ دوم یکجائی

[illegible] بھی جماعت کی امید افزا حالت معلوم ہوتی ہے۔ سوم محنت کے عادی تو تمام ہی ہیں۔ چہارم لجنہ اماء اللہ قائم ہے۔ اور وہ خوب سرگرمی سے اپنا کام کر رہی ہے۔ نمازی لجنہ میں تقریباً تمام کی تمام ہی ہیں۔ عام حالت جماعت

درخواست دعاء

لنڈن ۱۳ار فروری۔ جناب مکرم ظہور احمد صاحب نے بذریعہ تار لندن سے اطلاع دی ہے۔ کہ مکرم چودھری مشتاق احمد صاحب باجوہ امام مسجد لنڈن بائیں جانب درد کی وجہ سے بیمار ہیں۔ اپنڈے سائٹس کے علامات ہیں۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ اور بزرگان جماعت سے درخواست ہے کہ چودھری صاحب کی صحت عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعا کریں۔

قرآن کریم بلحاظ کامل شریعت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا ثبوت ہے

تقریر جناب مولوی عبدالمنان صاحب عمر ایم۔ اے برموقعہ جلسہ سالانہ ۱۹۴۶ء

(۲)

اس وقت میں آپ کے سامنے صرف اس چیز کو پیش کرتا ہوں۔ کہ کس طرح قرآن مجید بلحاظ شریعت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صداقت کا زندہ ثبوت ہے قرآن مجید کے نظام شریعت میں ایسی ایسی زبردست خصوصیات پائی جاتی ہیں۔ جن کی بناء پر یہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صداقت کا زندہ ثبوت بن جاتا ہے۔ اور جارج سیل کے الفاظ میں ہم یہ کہنے پر مجبور ہو جاتے ہیں۔

"کسی انسان کا قلم ایسی معجز نما کتاب نہیں لکھ سکتا۔ یہ ایک مستقل معجزہ ہے جو مردوں کو زندہ کرنے کے معجزہ سے بہت بلند ہے۔"

قرآنی شریعت کی سب سے پہلی خصوصیت یہ ہے کہ یہ جامع ہے۔ آج تک دنیا جن تعلقات سے آباد چلی آرہی ہے۔ اس کے جملہ پہلوؤں کے متعلق قرآن مجید میں احکام موجود ہیں۔ یہ انسانی ضروریات کے ہر شعبہ پر حاوی ہے۔ نور ایمان کے ہر متلاشی کے لئے ہدایت کا سامان یہاں موجود ہے۔ جس کی نگاہ کے سامنے قرآن ہے۔ اس کے سامنے حضرت ابراہیمؑ موسےٰؑ عیسےٰؑ اور دیگر تمام انبیاء کے صحیفے ہیں۔ کوئی روحانی صداقت ایسی نہیں جو قرآن مجید سے باہر ہو۔ اس کا اپنا دعوےٰ فیھا کتب قیمۃ (بینۃ ع ۱)

یہ ایسی جامع شریعت ہے کہ اس میں ہر نوع ہر قسم ہر گروہ اور ہر صنف انسانی کے لئے ہدایت و نور سمٹ کر سما گیا ہے۔ افریقہ و ہندوستان کا کوئی قبیلہ آج اگر عیسائی ہوتا ہے۔ تو اس کو مذہب کی تلقین گو انجیل سے ہوتی ہے۔ لیکن تہذیب و تمدن اور عملی زندگی کا سبق یورپ کے خود ساختہ قوانین معاشرت سے سکھایا جاتا ہے۔ لیکن اسلام میں جس قرآن مجید سے مذہب سکھایا جاتا ہے۔ وہاں وہی سے تہذیب و تمدن کے قوانین بھی بتائے جاتے ہیں۔ غرض یہ ایک ایسا آئینہ ہے۔ جس میں ہر شخص اپنے جسم و روح ظاہر و باطن قول و عمل کی درستی و اصلاح کو دیکھ سکتا ہے۔"

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

قرآنی شریعت کی دوسری خصوصیت یہ ہے کہ یہ جامع ہی نہیں بلکہ کامل بھی ہے۔ اس نے جو تعلیم ہمارے سامنے رکھی ہے وہ تکمیل کے بلند ترین نقطہ تک پہنچی ہوئی ہے۔ خود اس کا اپنا دعوےٰ ہے۔ الیوم اکملت لکم دینکم واتممت علیکم نعمتی ورضیت لکم الاسلام دینا۔ (مائدہ ع ۱)

موٹے طور پر اسلامی شریعت کے دو جزو ہیں۔ ایک کا تعلق انسان کے دل اور باطن کے ساتھ ہے۔ اور دوسرے کا انسان کے جسم اور ظاہر کے ساتھ۔ پہلے کو ایمان اور دوسرے کو عمل کہتے ہیں۔ اور اسی کو قرآن مجید نے الذین اٰمنوا وعملوا الصالحات (بقرہ ع ۹) کے الفاظ سے ادا کیا ہے۔ عمل کے تین حصے ہیں۔ عبادات معاملات اور اخلاق پس ایمان کے ساتھ ملکر اسلامی شریعت کے یہی چار جزو ہیں۔ اور ان میں سے کوئی حصہ غیر واضح اور نامکمل نہیں۔ اسلامی تعلیمات کے وسیع دفتر کا پھیلاؤ بیان کرنا اس وقت ممکن نہیں۔

گزشتہ انبیاء کے بیانات۔ قدیم اقوام کے عقائد تفقہ نیز کارخانہ عالم کے عجائبات اور اس کے حیرت انگیز انتظام اور انسانی فطرت کے علاوہ دیگر بے شمار امور کو پیش کر کے خالق کائنات کی ہستی کے ناقابل تردید شواہد جمع کر دیئے ہیں۔ مسئلہ وجود کے بعد اللہ تعالےٰ کو تمام صفات حسنہ کا جامع قرار دیتے ہوئے توحید کو حقیقی شان میں جلوہ گر کیا گیا ہے۔ اور پھر وہ حقائق پیش کئے گئے ہیں۔ جو دیگر باطل عقائد کو پاش پاش کر دیتے ہیں۔ ذات۔ صفات۔ عبادات و اقوال غرضیکہ ہر پہلو سے خدا کی وحدانیت کو روشن دلائل سے ثابت کیا ہے۔ دنیا مانے یا نہ مانے حقیقت یہی ہے۔ کہ قرآن مجید ہی وہ کتاب ہے۔ جس نے خدائی توحید کو قائم کیا۔ اور اس کے حسین چہرہ کی ایسی دلکش تصویر کھینچی کہ ایک عالم کو بے تاب کر دیا۔ اسی سلسلہ میں یاس و ناامیدی کا قلع قمع کرتے ہوئے لقاء الٰہی کا وعدہ دیا ہے۔ اور قبولیت دعا۔ کلام الٰہی کے نزول اور صفات الٰہیہ کے ظہور کو بطور نشان قرار دیا ہے۔ علاوہ ازیں مسئلہ تقدیر۔ مسئلہ رسالت اور بعث بعد الموت پر سیر کن بحث کی ہے۔ ان مضامین کو پڑھ کر انسانی روح وجد میں آجاتی ہے۔ اور یوں معلوم ہوتا ہے۔ کہ انسان سب دنیوی علائق کو توڑ کر آسمان کی طرف پرواز کرنے لگ گیا ہے۔

(۱) عملی پہلو کے لحاظ سے قرآنی شریعت نے عبادت الٰہی کی اہمیت اور اس کی تفصیلات کو شرح و بسط سے بیان فرمایا ہے۔ اور اصولی طور پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اسوۂ حسنہ قرار دے کر یہ الفاظ آپ کی زبان مبارک سے ادا کئے گئے ہیں۔ قل ان صلاتی ونسکی ومحیای ومماتی للہ رب العالمین (انعام ع ۲۰)

قرآن مجید کی یہ آیت عبادت کے نقطۂ کمال کی آئینہ دار ہے۔ قرآن کی یہ امتیازی خصوصیت ہے۔ کہ اس نے رہبانیت اور ترک دنیا کو ناجائز قرار دیا ہے۔ اسلام پیہم جدوجہد اور مسلسل سرگرمی کا نام ہے۔ لوگ سمجھتے ہیں کہ گوشہ نشینی اور پہاڑوں کی غاروں میں بیٹھ کر خدا کو یاد کرنا حقیقی عبادت ہے۔ قرآن اسے بیکاری اور نامردانگی سے تعبیر کرتا ہے پس گو اسلام سرتاپا مجاہدہ ہے۔ مگر خلوت میں نہیں بلکہ میدان میں نکل کر قرآن کا پیغام ترک خواہش نہیں تصحیح خواہش ہے۔ قرآن نے نماز روزہ ذکر وغیرہ متعدد عبادات کا ارشاد فرمایا ہے۔ مگر ہر موقعہ پر جسم اور روح دونوں کو قائم رکھا ہے۔ اس کی ہر عبادت مومن کے لئے ایک نیا پیام پیش کرتی ہے۔ کہیں نماز میں سجدہ کرتے ہوئے اپنی عبودیت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے۔ تو کہیں قربانی کرتے ہوئے تصویری زبان میں اپنی جان کو اپنے حقیقی مولےٰ کے اشارہ پر نثار کرنے کا عہد و پیمان کیا جاتا ہے۔ ایک طرف روزہ بیکس فلاکت زدہ اور فاقہ مست فقراء کی اندوہ گین کیفیت کا نقشہ آنکھوں کے سامنے لے آتا ہے۔ تو دوسری طرف بیت اللہ کا حج حضرت ابراہیمؑ اور حضرت ہاجرہ کی جانبازی کا نظارہ پیش کر دیتا ہے۔

(۲) عبادات کے بعد اخلاق حسنہ پر زور دیا گیا ہے۔ اخلاق حسنہ طبعی حالتوں کو ان کے محل و موقع پر استعمال کرنے کا نام ہے۔ قرآن کا یہ کمال ہے۔ کہ اس نے اس تعریف میں خود انسان کے اپنے نفس کو بھی شامل کیا ہے۔ اخلاق کی دو اقسام ہیں۔ اخلاق قلب اور اخلاق جوارح چونکہ ظاہر و باطن دونوں ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ اس لئے اسلام نے نہ صرف قلبی اخلاق میں نیک تغیر پیدا کرنے کے مختلف طریق بتائے ہیں۔ بلکہ ظاہری عادات و اطوار کو تمام نقائص سے محفوظ رکھنے کے لئے ایک ایسا پاکیزہ ماحول تجویز کیا۔ جو روحانیت کے اعلےٰ مقام پر پہنچا دیتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن نے پاکیزگی کی طرف بار بار توجہ دلائی اور فی الحقیقت ظاہری پاکیزگی پر جس قدر قرآن نے زور دیا ہے۔ اور کسی کتاب نے نہیں دیا۔ قرآن نے بتایا کہ صاف جسم سے صاف روح پیدا ہوتی ہے۔ اس لئے خوراک کے لئے حلال اور طیب ہونا ضروری ہے

ایک اور امر جس کی حفاظت کے لئے ظاہری اعضاء کو چند قیود سے مقید کیا۔ وہ عفت کا جوہر ہے۔ انجیل کہتی ہے کہ انسان کو عورت کی طرف بری نظر سے نہیں دیکھنا چاہیئے۔ گویا نیک نیتی سے دیکھنے کی عام اجازت ہے مگر اسلام نے بہر حال غض بصر کا ارشاد فرمایا ہے۔ ظاہر ہے کہ اس نے کس خوبی سے ہر ایک نقص کے منبع اور سرچشمہ کو مسدود کرنے کے لئے احکام جاری کئے ہیں۔ غض بصر کے علاوہ عورت کو پردہ کا حکم دیا ہے۔ تا عورت اپنے چہرہ بدن اور لباس کی زینت کو غیر محرم مرد پر ظاہر نہ کرے۔ اس حد بندی کو ملحوظ رکھتے ہوئے جس میں سراسر سوسائٹی کی بہبودی اور اخلاق کی حفاظت مقصود ہے۔ ایک مسلمان عورت پردہ کے معاملہ میں ہر طرح آزاد ہے۔ پردہ اس طرف متوجہ کرتا ہے۔ کہ عورت گھر کی اصل جگہ گھر ہے۔ جہاں اسکے ہاتھوں قوم کے نونہال پلتے

یہ ایسا نازک کام ہے۔ کہ اگر عورت صرف اسی کام کو خیر و خوبی کے ساتھ سرانجام دے۔ تو وہ ملک اور قوم کی بہترین محسنہ بن سکتی ہے۔ اور قوم کے بچے مستقبل میں اخلاق کا بلند معیار قائم کرنے میں کامیاب ہو کر ہر نئی نسل کو بری عادات سے محفوظ کر سکتے ہیں۔

(۳) انسانی تعلقات و معاملات کے لحاظ سے ہمیشہ قوانین تمدن اور معاشرت کو گہرے طور پر مطالعہ کیا جاتا ہے۔ اور اس کو خاص اہمیت دی جاتی ہے۔ بایں وجہ شریعت اسلامیہ کا یہ حصہ نہایت وسیع ہے۔ تمدن کو عموماً تین حصوں میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ (اول) اہلی تمدن۔ (دوم) بادشاہت و مملوکیت کے قوانین اور (سوم) مختلف ممالک کے باہمی تعلقات۔

اہلی تمدن کا بیشتر حصہ شادی۔ اولاد۔ ظہار۔ لعان۔ طلاق اور تعدد ازدواج نیز ورثہ کے مسائل پر مشتمل ہے۔ علاوہ ازیں خاندان۔ یتامیٰ۔ فقراء۔ پڑوسی۔ مسافر کے احکام پر روشنی ڈالی گئی ہے۔ اس سلسلہ میں یہ بات خاص طور پر یاد رکھنے کے قابل ہے۔ کہ قرآن نے یتامیٰ اور غرباء کی حفاظت کے لئے خاص اہتمام کیا ہے۔ کورٹ آف وارڈز کے سسٹم سے کہیں بڑھ کر نابالغوں کے حقوق کو محفوظ کر دیا ہے۔ نیز قرآن کا یہ زبردست کارنامہ ہے۔ کہ اس نے غلامی ایسی خطرناک لعنت کے خلاف سب سے پہلے آواز بلند کی ہے۔ اور اسے ہر رنگ میں ممنوع قرار دیا ہے۔ اسلام کی رو سے صرف جنگی قیدیوں کو پکڑا جا سکتا ہے۔ اور وہ بھی شدید خونریز جنگ میں۔ قید کے بعد اسلام نے صرف دو راستے تیار کئے ہیں۔ یا انہیں احسان کرکے رہا کر دیا جاوے۔ یا بطور معاوضہ کچھ رقم لیکر آزاد کر دیا جاوے۔ اور اگر اسے رقم نہ مل سکے۔ تو مکاتبت کرنا فرض ہے۔ تا قید کی زنجیر میں پھنسنے والے بدنصیب جلد از جلد آزادی کا سانس لے سکیں۔

تمدن کا دوسرا حصہ آئینی حکومت سے تعلق رکھتا ہے۔ اسلام دنیا میں سب سے پہلا مذہب ہے۔ جس نے اپنے تمدنی اور مطلق نظاموں کی بنیاد اس امر پر رکھی ہے۔ کہ حقیقی بادشاہت خدا کو ہی حاصل ہے جس نے انتخابی حکومت کا اصول مقرر کیا ہے۔ جس نے لوگوں کی عزت۔ جان۔ اور مال کی حفاظت کو حکومت کا مقصد قرار دیا ہے۔ جس نے حکومت کو ملکیت نہیں ایک امانت قرار دیا ہے۔ جس نے حاکم کو افراد کے درمیان عدل کرنے کی تاکید فرمائی۔ اور اسے خدا کے سامنے جوابدہ قرار دیا ہے۔

یہ وہ خصوصیات ہیں۔ جو بنیادی طور پر اسلامی آئینی حکومت کو حاصل ہیں۔ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا کہ دنیا میں فسادات انہی امور کو نظر انداز کرنے سے پیدا ہوتے ہیں۔ قرآن کے پیش کردہ نظام کی اندرونی شکل چار اصولوں سے قائم ہے۔ اسلام کا حکم ہے کہ دولت جمع کرنے کے خلاف وعظ کیا جائے۔ اسلام کا حکم ہے۔ کہ دولت حد سے زیادہ جمع کرنے کے محرکات مثلاً سود و احتکار کو روکا جائے۔ اسلام کا حکم ہے۔ کہ جمع شدہ دولت کو ورثہ کے ذریعہ جلد سے جلد بانٹ دیا جائے۔ اور اس کو ایک شخص کے پاس جمع نہ ہونے دیا جائے۔ اور حکومت کے روپیہ کو غرباء پر خرچ کرکے ان کی ضروریات کو مہیا کیا جائے۔ قرآن کا یہ نظام اپنی نظیر آپ ہے۔ اور گو دنیا کی قومیں آج اس کی طرف متوجہ نہیں۔ مگر وہ دن قریب ہیں۔ جبکہ آخر کار انہیں کھلے بندوں اپنے عجز اور قرآنی نظام کی برتری کا اعتراف کرنا پڑیگا۔

تمدن کا تیسرا حصہ بین الاقوامی تعلقات ہیں۔ اس ضمن میں اسلام کا ایک حکم یہ ہے۔ کہ حکومتیں دیگر اقوام کی طرف دولت کی ہوس میں للچائی ہوئی نظروں سے نہ دیکھیں۔ بجائے کسی ملک پر جارحانہ قبضہ کرکے اپنی سلطنت کو ہی متمدن بنانے میں مشغول رہیں۔ کیونکہ اسلام صرف مذہبی دفاعی جنگ کی اجازت دیتا ہے۔ اس سے بڑھ کر کیا معجزہ ہوگا۔ کہ اسلام نے آج سے تیرہ سو سال پہلے جبکہ لیگ آف نیشنز کا نام و نشان نہ تھا۔ قرآن میں مجلس اقوام کی وہ شرائط بیان کردیں۔ جن کے بغیر دنیا کی کسی مجلس کو ہرگز کامیابی کا منہ نصیب نہیں ہو سکتا۔ اسلام کا فرمان ہے۔ کہ اگر کوئی حکومت کسی ملک پر حملہ کر دے۔ تو دوسری حکومتیں متفقہ طور پر تبادلہ خیالات کرکے فیصلہ کرنے پر مجبور کریں۔ اگر کوئی فریق انکار کرے۔ تو سب اس کے خلاف اعلان جنگ کر دیں۔ حملہ آور کے مغلوب ہو جانے کے بعد باہمی سمجھوتہ کا فیصلہ ہونے پر سب مل کر صلح کا فیصلہ کرائیں۔ جذبۂ انتقام کو کچل دیا جائے۔ کسی فریق سے دیگر اقوام کچھ فائدہ نہ اٹھائیں۔ (باقی)

رام اور رحیم

گاندھی جی رام دھن میں جو بھجن پڑھتے ہیں۔ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ یہ عبادت اور بھجن پرماتما کے متعلق ہیں۔ کیونکہ جو الفاظ وہ استعمال کرتے ہیں۔ وہ پرماتما کے لئے استعمال نہیں ہوئے۔ مثلاً گاندھی جی اپنی پرارتھنا میں پڑھا کرتے ہیں۔ کہ

رگھوپتی راگھو راجا رام
پتت پاون سیتا رام

یعنی رگھو خاندان کے مالک مہاراجہ رام چندر جی ہیں۔ اور گرے ہوئے انسانوں کو اٹھانے والے سیتا کے خاوند مہاراجہ رام چندر جی ہیں۔ یہ وہ الفاظ ہیں۔ جن کو گاندھی جی اپنی رام دھن میں پڑھتے ہیں۔ اگر آپ غور سے دیکھیں۔ تو ان میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں ہے۔ جو کہ پرماتما کے لئے بولا جاتا ہو۔ اور تمام رام دھن میں بھی کوئی ایسا فقرہ نہیں ہے۔ جس سے یہ استدلال کیا جا سکے کہ یہ پرماتما کے متعلق الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ ایڈیٹر صاحب زمزم نے لکھا ہے۔ کہ رام اور رحیم میں کوئی فرق نہیں ہے۔ یہ دونوں مترادف الفاظ ہیں اس لئے اگر گاندھی جی رحیم کی جگہ رام کا لفظ استعمال کرتے ہیں۔ تو اس میں کوئی برائی کی بات نہیں ہے۔ پھر آگے لکھا ہے۔ کہ ہم تو یہی سمجھتے ہیں۔ کہ ان دونوں الفاظ میں کوئی فرق نہیں۔ لیکن اگر ان میں واقعی فرق ہے۔ تو کسی سنسکرت دان کو اس پر روشنی ڈالنی چاہیئے۔ اس لئے میں نے ضروری خیال کیا۔ کہ اس کے متعلق کچھ عرض کروں

لفظ رام اور دھرم گرنتھ

تمام سنسکرت لٹریچر میں رام چندر جی سے پہلے کہیں بھی لفظ "رام" کا اطلاق "ایشور" پر نہیں ہوا۔ چاروں ویدوں اور دیگر دھرم گرنتھوں میں پرماتما کا نام رام کہیں نہیں آیا۔ اور نہ خود سناتن دھرمی رام سے مراد پرماتما لیتے ہیں۔ بلکہ جب بھی وہ رام کا لفظ بولتے ہیں تو ان سے مراد مہاراجہ رام چندر جی ہی ہوتا ہے۔ اور خود گاندھی جی نے بھی اس کا اقرار کیا ہے۔ کہ رام سے مراد مہاراجہ رام چندر ہی ہے چنانچہ آریہ سارو دیشک کے منتری پنڈت دھرم دیو نے دوران ملاقات میں اس کے متعلق آپ سے بعض سوالات کئے تھے۔ تو آپ نے فرمایا۔ کہ جب ہم سمجھ جاتے ہیں تو ہم کچھ نہیں رہ جاتے۔ ایشور ہی سب کچھ بن جاتا ہے وہ دشرتھ نندن کا بیٹا سیتا جی کا خاوند بھارت و لکشمن کا بھائی ہے۔ (سارو دیشک دہلی اکتوبر ۱۹۴۶ء)

جب ہم سنسکرت لغت پر وچار کرتے ہیں۔ تو اس میں بھی رام کے معنی کہیں بھی پرماتما کے نہیں آئے۔ لغت میں رام کے معنی مندرجہ ذیل ہیں۔ پرشو رام ایک اوتار تھے۔ جن کا مہاراجہ رام چندر سے مقابلہ ہوا تھا۔ دشرتھ کا بڑا بیٹا بلرام (کرشن جی کا بھائی) خوبصورت اچھا۔ جانور (امر کوش) نیل خوبصورت۔ سفید۔ خوبصورت عورت وغیرہ وغیرہ۔ (مہاشہ محمد عمر)

پتہ مطلوب ہے

کیپٹن محمد نذیر صاحب بھٹی جن کا ۱۹۴۶ء میں مندرجہ ذیل ایڈریس تھا:۔

4/15 Punjab Regt Chhindwara A.B.P.D. No: 12 S.E.A.C

کا موجودہ ایڈریس نظارت ہذا کو مطلوب ہے۔ اگر کسی دوست کو ان کا پتہ معلوم ہو۔ تو نظارت ہذا کو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔ اور اگر خود کیپٹن صاحب موصوف اس اعلان کو پڑھ لیں۔ تو اپنا ایڈریس نظارت ہذا کو بھجوا دیں۔ والسلام (ناظر بیت المال)

قابل توجہ موصی صاحبان

ایک فوجی ملازم کے خط سے معلوم ہوا۔ کہ ریلیز کی جو رقم ان کو ملتی ہے۔ اس پر ۱/۱۰ حصہ دینا ضروری نہیں سمجھتے۔ یہ ان کا خیال درست نہیں ہے۔ ہر قسم کی آمد پر ۱/۱۰ حصہ ادا کرنا ضروری ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ تمام ایسے دوستوں کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ ریلیز ہونے پر جو رقم ان کو ملے

"خالی بیٹھنا اور باتیں کرتے رہنا آوارگی ہے۔" (مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

گاندھی جی کی مسلمانوں سے ہمدردی کی حقیقت

گاندھی جی کا دعویٰ ہے کہ وہ ہندو مسلمانوں کو ایک آنکھ سے دیکھتے ہیں۔ وہ مسلمانوں کے بھی ایسے ہی خیرخواہ۔ ہمدرد اور دوست ہیں جیسے ہندوؤں کے۔ وہ مسلمانوں کی بھی ویسی خدمات سرانجام دے رہے ہیں جیسی ہندوؤں کی۔ لیکن واقعات نے کبھی اس کی تائید نہیں کی۔ ان میں جو تازہ اور نہایت افسوسناک اضافہ حال میں ہوا ہے۔ وہ ملاحظہ ہو۔

بہار میں ہزارہا مسلمانوں پر جو قیامت ہندوؤں نے بپا کی ہے۔ اس کا عشر عشیر بھی نواکھلی (بنگال) میں ہندوؤں کو پیش نہ آیا۔ لیکن گاندھی جی جھٹ نواکھلی جا پہنچے۔ اور وہاں وہ پاپیادہ ننگے پاؤں پھر کر ہر رنگ میں ہندوؤں کے نقصان کا ازالہ کرنے انہیں منظم بنانے اور وقت پڑے جان پر کھیل جانے کی تلقین کر رہے ہیں۔ اس دوران میں جب بھی انہوں نے مسلمانوں کو اپنے اعتماد میں لینے کے لئے ان سے کہا کہ میں تمہارا بھی ویسا ہی خیرخواہ ہوں جیسا کہ ہندوؤں کا۔ تو ان سے مطالبہ کیا گیا کہ آپ بہار میں مسلمانوں سے ہمدردی کا اظہار کرنے کے لئے کیوں تشریف نہیں لے گئے۔ اس کا جواب انہوں نے ہر موقعہ پر یہی دیا کہ میں نواکھلی کو کسی صورت میں نہیں چھوڑ سکتا۔ اور میں یہاں رہتا ہوا بھی بہار کے مسلمانوں کی بہت کچھ خدمت کر سکتا ہوں۔ اور کر رہا ہوں۔

لیکن وہی ہندو اخبار جن میں کل تک گاندھی جی کا یہ جواب نہایت نمایاں طور پر شائع ہو رہا تھا۔

وہی اب نہایت جلی الفاظ میں یہ اعلان کر رہے ہیں کہ "مہاتما گاندھی ڈسٹرکٹ ہزارہ کا دورہ کریں گے" (پرتاپ ۴ فروری) حالانکہ سارے ڈسٹرکٹ ہزارہ میں ہندوؤں کی طرف سے جس قدر نقصان کا ہندوؤں نے اعلان کیا ہے اسے بہار کے کسی ایک گاؤں کے مسلمانوں کے جانی اور مالی اتلاف سے کچھ بھی نسبت نہیں۔ اور جب گاندھی جی ایسے انسان کی مسلمانوں سے ہمدردی اور خیرخواہی کی حقیقت یہ ہو۔ تو کسی اور غیر مسلم کی ہمدردی کا اندازہ لگانا کچھ مشکل نہیں۔

غلام نبی

سیاسیات میں فرقہ اہلحدیث کی پوزیشن

اخبار اہلحدیث مؤرخہ ۷ فروری ۱۹۴۷ء میں اہلحدیثوں کی سیاسی پالیسی کے متعلق ایک مضمون نگار نے لکھا ہے۔

"میرے نزدیک دنیاوی سیاست میں افراد اہلحدیث کا برادران وطن سے اشتراک میں مذہب اہلحدیث کو کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ ہاں بدعتیوں۔ حنفیوں۔ شیعوں۔ قادیانیوں وغیرہم کے ساتھ رہنے۔ اٹھنے بیٹھنے اور ان کے ساتھ اشتراک کرنے میں ان میں جذب ہو جانے کا خوف ہے۔ یا ان کی رعایت میں سنتوں کے چھوٹ جانے کا خوف ضرور ہے۔ پس افراد اہلحدیث کو ان حضرات سے اجتناب ضروری ہے۔ ورنہ مذہب اہل حدیث ختم ہو جائے گا" (اخبار اہلحدیث مؤرخہ ۷ فروری ۱۹۴۷ء)

اس اقتباس سے ظاہر ہے کہ اہلحدیث اپنی سیاسیات میں مسلمان کہلانے والے فرقوں سے ملنا روا نہیں سمجھتی۔ بلکہ وہ غیر مسلم جماعتوں سے راہ و رسم رکھنے کو ترجیح دیتے ہیں۔ یہ پالیسی اسلامی سیاسیات کے لئے سخت ضرر رساں ہے۔ لیکن اس سے یہ ثابت ہو جاتا ہے کہ مذہبی اختلافات کی صورت میں کسی مذہبی جماعت کو اپنے بچاؤ کے لئے اگر الگ رہنا پڑے۔ تو کم از کم اہلحدیثوں کو اس پر اعتراض کرنے کا کوئی حق نہیں۔

ابوالعطاء جالندھری

"سچائی کو اپنا معیار قرار دو" مہتمم تربیت و اصلاح مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

اسلام کے خزاں زدہ چمنوں میں نئی بہاروں کا آغاز

جزیرہ سسلی میں کئی افراد کا قبول اسلام

جزیرہ سسلی میڈیٹیرین یعنی بحر متوسط میں اٹلی کے پاس ایک چھوٹا سا جزیرہ ہے لیکن دینی جائے وقوع کے لحاظ سے بہت اہمیت رکھتا ہے۔ اس پر مغربی قوموں نے بھی حکومت کی اور مشرقی قوموں نے بھی نویں صدی عیسوی سے لے کر دو سو تین سو سال تک مسلمان اس کے کل یا بعض حصوں پر قابض رہے۔ ایک سو سال تک انہوں نے بغیر کسی مزاحمت کے حکومت کی۔ جب حکومت عیسائیوں کے ہاتھ میں آئی تو مسلمانوں پر سخت مظالم توڑے گئے۔ اور نہایت سخت قوانین بنائے گئے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ سسلی میں کوئی اسلامی جماعت نہ رہی۔

اب کئی صدیوں کے بعد اللہ تعالےٰ نے حضرت امیرالمومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ذریعہ اس جزیرہ کو دوبارہ اسلام کی طرف دعوت دینے کا انتظام کیا ہے۔ اور ابھی چند ماہ ہوئے کہ حضور کے حکم کے ماتحت مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل وہاں پہنچے۔ اور اس قلیل عرصہ میں قریباً سولہ سترہ نوجوان کلمہ شہادت پڑھ کر سلسلہ احمدیہ میں داخل ہو چکے ہیں۔ اور بعض ان میں سے نہایت اخلاص اور جوش سے اپنے اہل وطن کو پیغام حق بھی پہنچاتے ہیں۔ امید ہے کہ ان کے ذریعہ ان کے رشتہ داروں میں اسلام کی صداقت کا بہت جلد چرچا ہوگا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اس جزیرہ کے باشندوں پر پھر رحم کرنا چاہتا ہے۔ اور انہیں اسلام کی نعمت سے نوازنا چاہتا ہے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔ آمین

جلال الدین شمس

امریکہ کے مشہور شہر سینٹ لوئس میں جماعت احمدیہ کا قیام

سولہ ۱۶ اشخاص نے بیعت کی

قبل ازیں یہ خبر شائع ہو چکی ہے کہ شہر سینٹ لوئس میں جو شکاگو سے تین سو میل کے فاصلہ پر جنوب مغرب میں واقع ہے۔ چودہ ۱۴ اشخاص نے حال میں بیعت کی ہے۔ لیکن بعد کی خبروں سے معلوم ہوتا ہے کہ چودہ نہیں بلکہ سولہ ۱۶ اشخاص نے بیعت کی۔ اللہ تعالےٰ سب کو استقامت بخشے۔ اور دوسروں کے لئے انہیں موجب ہدایت بنائے۔ آمین

جلال الدین شمس

تلاش گمشدہ

(۱) میری دو ۲ لڑکیاں ممتاز اختر بعمر تیرہ ۱۳ سال۔ سلوار قمیص سوتی چارخانہ۔ سرخ سویٹر رنگ۔ سفید گندمی دوپٹہ گلابی۔ اونی چادر سبز۔ پاؤں میں گرگابی بٹن دار۔ ایک کان پر سیاہ تل کا نشان۔ ناک میں فیروزی رنگ کا تیلا۔ زبان پشاوری اور پنجابی جسم میانہ (۲) نور اختر عمر ۱۰ سال سلوار قمیص سوتی چارخانہ۔ رنگ گندمی۔ سرخ گلابی دوپٹہ۔ اور سفید موٹی چادر۔ پاؤں میں سیاہ سلیپر۔ زبان معمولی پشاوری و پنجابی۔ قد بلحاظ عمر میانہ جسم معمولی فربہ۔ جو دوست پہنچا دیں گے انہیں پچاس روپیہ انعام دیا جائے گا۔ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت احمدیہ اپنے حلقہ میں اطلاع فرمائیں۔ نیز پشاور کی جماعت سے خصوصاً گزارش ہے کہ وہ خاص توجہ سے کوشش فرما کر مشکور فرمائیں۔ پتہ محمد خاں معرفت ناظر صاحب امور عامہ قادیان

قادیان کے نواحی علاقہ میں تبلیغ

ماہ صلح کے آخری ہفتہ میں مقامی تبلیغ کے ماتحت ۸ مبلغین نے قریباً ۵۰ دیہات کا تبلیغی دورہ کیا۔ ایک دو جگہ معمولی مناظرے بھی ہوئے۔ کثیر تعداد میں تبلیغی ٹریکٹ تقسیم ہوئے۔ حضور کے ارشاد کی طرف جماعت کو ہر جگہ توجہ دلائی گئی۔ بفضل تعالیٰ سولہ ۱۶ نئے افراد بذریعہ بیعت سلسلہ احمدیہ میں داخل ہوئے۔ الحمد للہ۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ استقامت بخشے

حافظ عبدالرحمٰن نگران تبلیغ

وصیتیں

وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کیجاتی ہیں۔ تاکہ اگر کسی کو کوئی اعتراض ہو۔ تو وہ دفتر میں اطلاع کردے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ

عـ ۸۹۰۲ منکہ کلثوم بنت چوہدری عبدالعزیز صاحب اوورسیر قوم راجپوت چوہان عمر ۲۷ سال پیدائشی احمدی گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۱-۱۶-۴۷ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ زیورات طلائی یکتولہ ۵ ماشہ اس کے علاوہ عطا ہوا مظہرہ کو اپنے بھائی کیطرف سے جیب خرچ ملتا ہے مظہرہ زیورات اور جیب خرچ کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہے۔ اگر مظہرہ کی کوئی اور جائداد بوقت وفات موجود ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کی جاتی ہے۔

الامۃ: کلثوم اختر موصیہ: گواہ شد۔ چوہدری عبدالعزیز والد موصیہ گواہ شد چوہدری محمد اختر برادر موصیہ:۔

عـ ۹۶۶۱ منکہ خدیجہ بی بی صاحبہ زوجہ چوہدری رستم علی صاحب قوم راجپوت عمر ۵۰ سال پیدائشی احمدی ساکن محمود آباد اسٹیٹ ڈاکخانہ کنڑی ضلع تھرپارکر سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۹-۱-۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری جائداد حسب ذیل ہے۔ میرا مہر مبلغ ایکسو روپیہ بذمہ خاوند واجب الادا ہے۔ اس کے علاوہ زیورات مبلغ ۷۰/- روپے کے ہیں۔ کل ۱۷۰ روپے کے ۱/۱۰ حصے کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتی ہوں۔ اس کے علاوہ میری وفات پر اگر کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ: خدیجہ بی بی موصیہ نشان انگوٹھا گواہ شد رستم علی خاوند موصیہ گواہ شد عبدالرحمٰن خان محمود آباد اسٹیٹ سندھ گواہ شد۔ امۃ اللہ بیگم اختر پریذیڈنٹ لجنہ اماء اللہ

عـ ۹۵۵۹ منکہ مریم بی بی زوجہ رحیم بخش صاحب قوم اوان عمر ۳۰ سال ساکن موضع فاضل لاڑ ڈاکخانہ جینی گوٹھ ضلع بہاولپور تحصیل احمد پور شرقیہ ریاست بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۵-۴-۴۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہیں میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ زیورات طلائی ایکتولہ ایکعدد ٹیکہ زیور نقرئی ۲۶ تولہ دو عدد دیل قیمتی ۱۵۰/- دو عدد گلے قیمتی ۲۰/- نقدی ۱۰۰/- میں اس جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

الامۃ: مریم بی بی موصیہ بقلم خود گواہ شد غلام احمد سیکرٹری جماعت احمدیہ مظفر گڑھ گواہ شد رحیم بخش خاوند موصیہ۔

عـ ۹۶۱۷ منکہ محمد سعید شیخ ولد غلام دین شیخ قوم شیخ پیشہ دوا فروشی عمر ۳۰ سال بیعت ۱۹۳۹ء ساکن رنگپور ڈاکخانہ بھیر تیور ضلع مرشد آباد صوبہ بنگال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۸-۴-۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد حسب ذیل ہے۔ کل جائداد ۱۶۸۲ ڈیسمل زمین جس کی قیمت ۵۰۰ روپیہ ہوگی۔ اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا ہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میرے مرنے کے وقت جس قدر میری جائداد ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد: محمد سعید شیخ معروف منگلی گواہ شد شیخ عبدالرحمٰن انکاریور گواہ شد۔ سید سعید احمد عفی عنہ انسپکٹر بیت المال

عـ ۹۸۱۸ منکہ ابو احمد محمد خان مولوی فاضل ولد حکیم حافظ حکیم احمد خان صاحب قوم بزدار پیشہ طبابت عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۰۹ء ساکن کوٹ قیصرانی ضلع ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲-۳-۴۶ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ اس وقت میری زمین اندر پہاڑ بزدار کے قریباً ڈھائی کنال ہے۔ اور اوسطاً پندرہ روپے ماہوار ہیں اس جائیداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میرے مرنے پر اگر کوئی اور جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔

العبد:۔ ابو احمد محمد خان مولوی فاضل کوٹ قیصرانی گواہ شد:۔ غلام یاسین انسپکٹر بیت المال گواہ شد: محمد اکبر قیصرانی۔

عـ ۹۲۶۶ منکہ عبدالحق ولد رکن دین قوم راجپوت عمر قریباً ستر سال تاریخ بیعت ۱۹۱۵ء ساکن مغلپورہ ضلع لاہور صوبہ پنجاب بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۳۰ اپریل ۱۹۴۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری اس وقت قریباً دس روپیہ ماہوار آمد ہے میں اکیلا آدمی ہوں۔ نہ ہی میری کوئی اولاد ہے۔ اور نہ ہی میری کوئی جائداد ہے صرف ۶۰/- روپے نقد موجود ہیں۔ میں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میں تادم زیست اپنی آمد کا ۱/۱۰ حصہ ماہوار ادا کرتا رہوں گا۔ میرے مرنے کے بعد اگر کوئی جائداد ثابت ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ العبد۔ چوہدری عبدالحق بقلم خود:۔ گواہ شد:۔ چوہدری سعید اللہ منہاس کلرک دفتر نظارت اعلیٰ۔ گواہ شد حفیظ احمد ناصر بقلم خود کلرک دفتر پرائیویٹ سیکرٹری:۔

عـ ۹۳۰۹ منکہ رشیدہ بیگم زوجہ محمد صدیق صاحب قوم درانی عمر ۱۹ سال پیدائشی احمدی ساکن فیض اللہ چک ڈاکخانہ خاص ضلع گورداسپور بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ ۱-۱۲-۴۵ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ اس وقت میری جائداد زیورات طلائی ۴ تولہ زیورات نقرئی ۴ تولے اور حق مہر بذمہ خاوند ۵۰۰ روپیہ ہے میں اپنی مذکورہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت کرتی ہوں۔ اگر میرے مرنے پر اور کوئی جائداد ثابت ہو تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی۔ الامۃ رشیدہ بیگم موصیہ بقلم خود گواہ شد: عبدالمجید ملک بلانی گواہ شد محمد صدیق خاوند موصیہ۔

جناب سول سرجن صاحب الموڑہ

کی بیگم صاحبہ تحریر فرماتی ہیں کچھ دن پیشتر میں نے اور میری ہمشیرہ نے آپ کی بواسیری گولیاں استعمال کیں بہت فائدہ ہوا خونی بواسیر کے لئے آپکی گولیاں اکسیر ہیں۔ بیگم حبیب الحسن
بواسیری ایک ماہ کا کورس آٹھ روپے۔ **طبیہ عجائب گھر رجسٹرڈ قادیان**

خوشخبری

ہم نے اپنے دیرینہ کرمفرماؤں کی بیہم خواہشوں پر بجلی کے پنکھوں کی اوورہالنگ خاص دھات کے دیر پا پالش ڈالنے و دیگر ہر قسم کی مرمت کا اہتمام کیا ہے۔ امید ہے احباب اپنی ضروریات کے لئے ہمیں خدمت کا موقعہ دیں گے۔
انشاء اللہ احباب حسب سابق ہماری خدمات کو تسلی بخش پائینگے۔

المشتہر:۔ عبداللطیف الیکٹریکل سپروائزر (سندیافتہ) پاؤنیر انڈسٹریز (متصل مسجد مبارک) قادیان

عرق نور

(رجسٹرڈ) ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ پرانی کھانسی۔ دائمی قبض۔ دردکمر۔ جسم پر خارش۔ دل کی دھڑکن۔ یرقان۔ کثرت پیشاب اور جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ معدہ کی بیقاعدگی کو دور کر کے سچی بھوک کو پیدا کرتا ہے اور اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ کمزوری اعصاب کو دور کر کے قوت بخشتا ہے
عرق نور:۔ عورتوں کی جملہ امراض خصوصاً ایام ماہواری کی بیقاعدگی کو دور کر کے قابل اولاد بناتا ہے۔ بانجھ پن اٹھرا کی لاجواب دوا ہے
نوٹ:۔ عرق نور کا استعمال صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بہت سی بیماریوں سے بچاتا ہے۔ قیمت فی شیشی یا پیکٹ دو روپے علاوہ محصولڈاک

المشتہر:۔ ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور رجسٹرڈ قادیان پنجاب

درخواست دعا

عزیز حمید اللہ خاں صاحب پسر شمشاد علیخاں صاحب مرحوم ساکن ماڈل ٹاؤن لاہور کو بفضلہ تعالےٰ نسبتاً بہت آرام ہے۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے واسطے سلسلہ دعا جاری رکھ کر مشکور فرماویں
مفتی محمد صادق

کرمنڈل معہ دودھ:۔ ۲۷ جنوری بوقت شام بٹالہ سٹیشن پر ایک کرمنڈل جسمیں ایک سیر دودھ تھا۔ رہ گیا اگر کسی احمدی بھائی کو ملا ہو۔ تو اطلاع دیکر ممنون فرمائیں۔
بابو محمد اکرم معرفت شفاخانہ رفیق حیات۔ قادیان

روپ سنوار کریم
چھائیوں۔ کیلوں دھبلسے اور بدنما داغوں کا کامیاب علاج قیمت ۱۲ فی شیشی

رشک چمن سینٹ
دلکش و مفرح خوشبو نیز ہر قسم کے عطر حاصل کریں قیمت فی تولہ اول درجہ ۸ روپے دوئم درجہ ۵ روپے
حمیدیہ فارمیسی قادیان

پیرس کولڈ کریم
جلد ملائم اور خوبصورتی رکھنے کیلئے بہترین چیز ہے قیمت ۱۲ ایجنٹس اور ڈیلر کمیشن کیلئے بذریعہ خط و کتابت طے کریں

ایک نہایت مفید تبلیغی ٹریکٹ

مکرم محترم جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب سکندرآباد دکن نے حال ہی میں ایک نہایت خوبصورت ٹریکٹ ۴۶ صفحات کا خدا تعالیٰ کا عظیم الشان پیغام کے نام سے چار ہزار کی تعداد میں شائع کیا ہے۔ مضمون اسقدر دلچسپ ہے کہ متعصب سے متعصب انسان بھی اس کی طرف متوجہ ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا اور تبلیغ کا پیرایہ اس قدر دلکش ہے کہ ہر سعید الفطرت انسان کے متاثر ہونے کی پوری امید ہے۔ قیمت ایک روپیہ کے آٹھ طالب حق کو مفت۔
الفضل ۳ جنوری ۱۹۳۹ء

عبداللہ الہ دین سکندرآباد دکن

اکسیر شباب

یہ دوا نہایت مفید اجزاء سے تیار کی گئی ہے۔ جسمیں کشتہ سونا مشک اور بہت سی قیمتی ادویہ پڑتی ہیں۔ اس کی تعریف کرنا لاحاصل ہے۔ اس کے استعمال سے ہی اس کی خوبیاں معلوم کی جاسکتی ہیں۔ نہایت مقوی ادویہ سے اس کو ترتیب دیا گیا اور تمام اعضائے رئیسہ کی طاقت کا اس میں خیال رکھا گیا ہے قیمت فی شیشی سات روپے علاوہ محصولڈاک

ملنے کا پتہ:۔ **دواخانہ خدمت خلق قادیان**

اشتہار زیر دفعہ ۵۔ رول ۲۔ مجموعہ ضابطہ دیوانی

بعدالت لالہ ہیم سنگھ جین صاحب جج بہادر درجہ اول پسرور۔ ضلع سیالکوٹ
دعویٰ دیوانی بمقدمہ لال دین ولد نجو جٹ کھیوا باجوہ تحصیل پسرور
بنام عمرالدین وغیرہ۔ درخواست ڈگری قطعی غلام قادر ولد مہنہ قوم جٹ سکنہ حال گھنوکی گھریالی تحصیل شاہدرہ۔ ضلع شیخوپورہ
مقدمہ مندرجہ عنوان بالا میں مسمی غلام قادر مذکور تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے۔ اس لئے اشتہار ہذا بنام غلام قادر مذکور جاری کیا جاتا ہے۔ کہ اگر غلام قادر مذکور تاریخ ۱۴/۳/۴۷ کو مقام پسرور حاضر عدالت نہیں ہوگا۔ تو اس کی نسبت کارروائی یکطرفہ عمل میں آویگی۔
آج بتاریخ ۲۸ جنوری ۱۹۴۷ء کو بدستخط میرے اور مہر عدالت کے جاری ہوا

مہر عدالت — دستخط حاکم

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں (مینیجر)

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

نئی دھلی ۱۳ فروری: سینٹرل اسمبلی میں مختلف سوالات کا جواب دیتے ہوئے پنڈت نہرو نے بتایا۔ کہ ہندچینی میں ہنوئی کی لڑائی میں تین ہندوستانی مارے گئے۔ ہندوستانیوں کی جائداد کو زیادہ نقصان نہیں پہنچا۔ اس سلسلے میں ہندوستان کی طرف سے ہندوستانیوں کے اتلاف جان و مال کے خلاف سخت احتجاج کیا گیا ہے۔ ہندچینی سے ہندوستانیوں کو نکالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ ایک سوال کے جواب میں آپ نے بتایا۔ مشرقی افریقہ کے ساتھ ابھی تک ہندوستان کے تعلقات دوستانہ ہیں۔ وہاں پر ہندوستانیوں کے داخلہ کے خلاف جو بل پیش کئے جا رہے ہیں۔ حکومت ہند نے انہیں واپس لے لینے کا مطالبہ کیا ہے۔ ایک اور سوال کے جواب میں آپ نے کہا۔ عرب لیگ کی طرف سے سرکاری طور پر حکومت ہند کو کوئی دوستانہ پیغام نہیں ملا۔ لیکن میں نجی طور عرب لیگ کے سیکرٹری سے اکثر خط و کتابت کرتا رہا ہوں۔ یہ خط و کتابت دوستانہ اور ہمدردانہ رنگ رکھتی ہے۔ قبائلی علاقہ کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے کہا۔ وہاں پر مختلف سیاسی پارٹیوں کو کام کرنے کی اجازت ہے۔ لیکن انکی سلامتی کی ذمہ داری صرف اسی صورت میں لی جاتی ہے۔ جب کہ وہ پہلے پولیٹیکل محکمہ کو اپنے جانے کی اطلاع کر دیں۔

کلکتہ ۱۳ فروری: گاندھی جی کا پیدل دورہ ابھی جاری ہے۔ آپ نے ایک گاؤں میں تقریر کرتے ہوئے کہا کچھ لوگوں کو ہندوستان سے چلے جانے کے متعلق انگریزوں کی دیانت داری پر شبہ ہے۔ لیکن مجھے اس سلسلے میں انگریزوں پر اب کوئی شبہ نہیں۔ آپ نے مزید کہا۔ اگر ہندو دھرم نے زندہ رہنا ہے تو اسے ذات پات کا امتیاز ترک کرنا پڑے گا۔

کلکتہ ۱۲ فروری۔ مولانا محمد اکرم خان صدر بنگال پراونشل مسلم لیگ نے لیگ کونسل کی درخواست پر اپنا استعفیٰ واپس لے لیا ہے۔

لائلپور ۱۳ فروری۔ گندم دڑہ ۔/۱۰/۹ گندم فارم ۱۴/۹ گڑ نیا ۔/۲۱ تارا ۔/۲۳ شکر نئی ۔/۸/۳ تل ۲۵/۸ گھی دیسی ۔/۔/۱۹۱

دہلی ۱۲ فروری: حکومت ہند نے فوجی ہیڈ کوارٹروں کو حکم دیا ہے۔ کہ آئندہ فوجوں کے کسی اسامی عہدہ پر کسی غیر ملکی باشندے کو مقرر نہ کیا جائے۔ اگر خاص حالات میں کسی غیر ملکی کو لیا بھی جائے۔ تو اسے کم از کم مدت کے لئے رکھا جائے۔ اور اس قسم کے تقرر کے لئے ڈیفنس ڈیپارٹمنٹ کی منظوری حاصل کی جائے۔

لاہور ۱۲ فروری۔ حکومت پنجاب کی طرف سے لیگ ایجی ٹیشن کے سلسلے میں جو بیان جاری کیا گیا ہے۔ اس میں بتایا گیا ہے کہ ۱۰ [illegible] جالندھر، انبالہ، ملتان اور راولپنڈی کی ڈویژنوں میں مختلف مقامات پر جلسے کئے گئے۔ اور جلوس نکالے گئے۔ متعدد گرفتاریاں عمل میں آئیں۔ بعض مقامات پر اشک آور گیس سے بھی کام لینا پڑا۔ شیخوپورہ میں چار اشخاص کو دو دو سال قید کی سزا کا حکم دیا گیا۔

نئی دھلی ۱۲ فروری: مرکزی اسمبلی کے اجلاس میں حکومت کی طرف سے بتایا گیا۔ کہ یکم مارچ ۱۹۴۷ء سے بناسپتی گھی کو رنگ دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۲ فروری: برطانوی گورنمنٹ نے اعلان کیا ہے۔ برفباری کے باعث کوئلہ کی جو قلت پیدا ہو گئی ہے۔ وہ بدستور جاری ہے۔ کوئلہ کے کئی سو جہاز بندرگاہوں میں رکے پڑے ہیں۔ مزید متعدد فیکٹریاں بند ہو گئی ہیں۔ ۱۳ فروری سے برطانیہ میں گھروں میں بھی بجلی کے استعمال پر پابندیاں عائد کر دی گئی ہیں۔ دیہی صورت حالات اور زیادہ خراب ہونے کا اندیشہ ہے۔

لاہور ۱۲ فروری: پبلک سیفٹی آرڈیننس کو چیلنج کرنے کے لئے آج ہائی کورٹ میں ایک ایڈووکیٹ مسٹر مقبول احمد ایڈووکیٹ کی طرف سے دی گئی یہ درخواست ۲۵ جنوری کو گرفتار شدہ ملک محمد انور خان ایڈووکیٹ شیخوپورہ کے خلاف کارروائی کو منسوخ کرنے کے لئے دی گئی۔ جسٹس بھنڈاری کے سامنے اس درخواست کی سماعت شروع ہوئی ہے۔

دھلی ۱۲ فروری: حکومت ہند نے اعلان کیا ہے۔ کہ ۲۹ مارچ سے جلانے والے مختلف قسم کے تیلوں سے کنٹرول ہٹا لیا جائیگا۔ جس کی وجہ سے تیل حاصل کرنے کے لئے پرمٹ لینے کی ضرورت نہ ہو گی۔

ٹوکیو ۱۱ فروری: جاپان میں مقیم برطانوی فوجوں کا پہلا گروپ ۱۰ فروری کو یہاں سے سنگاپور روانہ ہو گا۔ دوسرا جہاز مارچ کے شروع میں روانہ ہو گا۔

لنڈن ۱۳ فروری: آج برطانوی وزیر خارجہ مسٹر بیون نے اعلان کیا کہ حکومت کی طرف سے فلسطینی مسئلہ کو حل کرنے کے لئے جو تجاویز ۷ فروری کو پیش کی گئی تھیں وہ عربوں اور یہودیوں کے درمیان کوئی مفاہمت نہیں پیدا کر سکیں۔ اب ممکن ہے کہ فلسطینی مسئلہ کو اتحادی اسمبلی میں پیش کیا جائے۔ آج عرب نمائندوں نے برطانیہ کے سامنے ایک میمورنڈم پیش کیا۔ جس میں مطالبہ کیا گیا ہے کہ فلسطین کو فوراً آزاد کر دیا جائے۔ اس کی تقسیم نہ کی جائے۔ اور یہودی داخلہ کو بند کر دیا جائے۔

بٹاویہ ۱۲ فروری۔ انڈونیشی وزیر اعظم سلطان شہریار نے اعلان کیا ہے کہ غالباً اگلے ہفتہ ان کی حکومت کی طرف سے یہ اعلان کر دیا جائے گا کہ انڈونیشیا میں جنگ مکمل طور پر ختم ہو گئی۔

پٹنہ ۱۲ فروری۔ آج بہار کی وزارت کے خلاف عدم اعتماد کی تحریک اسمبلی میں پیش ہوئی۔ کل اس پر بحث ہو گی۔ امید کی جاتی ہے کہ اس موقعہ پر وزیر اعظم بہار کی طرف سے فسادات بہار کی تحقیقات کے سلسلے میں ایک غیر جانبدارانہ تحقیقاتی کمیشن کے تقرر کا اعلان کیا جائے گا۔

پشاور ۱۲ فروری۔ ضلع مردان کے حلقہ کمال زئی کے ضمنی انتخاب کے سلسلے میں آج پولنگ شروع ہو گیا۔ مسلم لیگی حلقوں کا بیان ہے کہ مسلم لیگ کے امیدوار کو بہت زیادہ ووٹ مل رہے ہیں۔

نیویارک ۱۲ فروری۔ آج اتحادی اسمبلی کی تنظیم امن میں تخفیف اسلحہ کے متعلق مجوزہ کمیشن کے مستقبل کا فیصلہ کیا جائے گا۔ ایران کولمبیا اور برطانیہ کے نمائندے اس مسئلہ پر اپنی رائے ظاہر کریں گے۔ روس کی طرف سے یہ مطالبہ کیا گیا ہے کہ ایٹم بم کو بھی ان ہتھیاروں کے زمرہ میں شامل کیا جائے۔ جنہیں اب ختم کرنا مقصود ہے۔

لاہور ۱۲ فروری۔ پنجاب اسمبلی کی مسلم لیگ پارٹی کا اجلاس ۱۷ فروری کو اسمبلی چیمبر میں منعقد ہو گا۔

قاہرہ ۱۲ فروری۔ معلوم ہوا ہے کہ پنڈت نہرو کی ایشیائی کانفرنس کے سلسلہ میں قریباً تمام عرب ممالک نے شرکت سے انکار کر دیا ہے۔ عرب لیگ نے بھی اپنا نمائندہ بھیجنے سے انکار کر دیا ہے۔

روم ۱۲ فروری۔ پیرس میں اٹلی کے ساتھ جو صلح کا معاہدہ ہوا ہے۔ اس کے خلاف اٹلی کے طول و عرض میں ناراضگی کا مظاہرہ کیا گیا۔ مشتعل ہجوم نے روم میں برطانوی نشانوں کو توڑ ڈالا۔ بارہ جگہ امریکن افراد پر حملے کئے گئے۔

چار مجاہدین افریقہ کی بمبئی سے روانگی

بمبئی ۱۳ فروری۔ بذریعہ تار اطلاع ملی ہے کہ چاروں مجاہدین افریقہ یعنی مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر و مکرم مولوی سید ولی اللہ صاحب و مکرم مولوی عنایت اللہ صاحب اور مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب جو قادیان سے ۹ فروری کو روانہ ہوئے تھے۔ ۱۲ فروری کو شام کے آٹھ بجے بمبئی بخیریت پہنچ گئے تھے۔ اور آج ۱۳ تاریخ کو شرالد جہاز پر سوار ہو کر دار السلام روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب سے درخواست ہے کہ انکے بخیر و عافیت منزل پر پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

غازی پور صوبہ بہار میں احمدیوں کی گرفتاری اور درخواست دعاء

معتبر ذرائع سے اطلاع موصول ہوئی ہے کہ چار معزز اور امن پسند احمدیوں کو پولیس نے جعلی الزام کی بناء پر گرفتار کر لیا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ چونکہ یہ دوست دیگر مسلمانوں کی مصیبت میں مدد کرتے تھے۔ اور ان کی جائز شکایات کو افسران بالا تک پہنچاتے تھے۔ اس لئے پولیس نے ازراہ شرارت انہیں گرفتار کیا ہے۔ ہمیں ذاتی طور پر معلوم ہے کہ یہ لوگ غازی پور کے معززین میں سے ہیں۔ اور امن پسند ہیں۔ احباب انکو اور دیگر مصیبت زدگان بہار کو اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

[illegible] قادیان